عمر رسیدہ اور بزرگوں کا ادب واحترام اسلام کی نظر میں (خطبہ نوٹس)

تمہید

دین صرف عبادات نہیں بلکہ اخلاق و معاملات کا نام بھی ہے، اچھے اخلاق یقیناً دیندار اور متقی مسلمان کی پہنچان ہے۔ایک اچھا مسلمان ہر کسی کے ساتھ ادب واحترام کے ساتھ پیش آتا ہے خاص طور پر وہ لوگ جو عمر میں اس سے بڑے ہیں ان کے ساتھ ادب واحترام اختیار کرنا اس پر لازم اور ضروری ہے۔دین اسلام نے خود معمر اور بزرگ افراد کا ادب واحترام بجالانے کا حکم دیا ہے۔

عمر رسیدہ افراد کا ادب واحترام کرنا گویا اللہ تعالی کی تعظیم کرنا ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:" إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ."

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معمر اور سن رسیدہ مسلمان کی اور حافظ قرآن کی جو نہ اس میں غلو کرنے والا ہو اور نہ اس سے دور پڑ جانے والا ہو، اور عادل بادشاہ کی عزت و تکریم دراصل اللہ کے اجلال و تکریم ہی کا ایک حصہ ہے۔(ابوداود4843)

عمر رسیدہ لوگوں کی عزت وتکریم کرنا نبی ﷺ کا اسوہ ہے

عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ،قال ابْنُ السَّرْحِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:" مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا، فَلَيْسَ مِنَّا."

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کھائے اور ہمارے بڑے کا حق نہ پہنچانے (اس کا ادب و احترام نہ کرے) تو وہ ہم میں سے نہیں“۔(ابوداود4943)

نبی اکرم ﷺ عمر رسیدہ افراد کی عزت وتکریم کیا کرتے تھے

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال وَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِيهِ أَبِي قُحَافَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَحْمِلُهُ حَتَّى وَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ لَوْ أَقْرَرْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ لَأَتَيْنَاهُ مَكْرُمَةً لِأَبِي بَكْرٍ.

حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) فتح مکہ کے دن اپنے والد ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ) کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر نبی (ﷺ) کی خدمت میں لے کر آئے اور نبی (ﷺ) کے پاس پہنچ کر انھیں اتار دیا، نبی (ﷺ) نے حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کے اعزاز کا خیال رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر بزرگوں کو گھر میں ہی رہنے دیتے تو ہم خود ان کے پاس چلے جاتے۔

بزرگ شیخ کو ان کے گھر میں ہی رہنے دیتے اور ہم خود ان کے یہاں تشریف لے جاتے تو یہ بہتر تھا۔(صحیح ابن حبان 5472)

مجلس اور محفل میں بات کرنے کا حق پہلے عمر رسیدہ افراد کو دینا چاہیے

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، " أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ، فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ، فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ، قَالُوا: وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ، فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ: كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ، فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ...

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو خبر دی اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما دونوں خیبر کی طرف گئے تکلیف کی وجہ سے جو ان پر آئی تو محیصہ سے کسی نے کہا: عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ان کی نعش چشمہ یا کنواں میں پھینک دی ہے۔وہ یہود کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: قسم اللہ کی تم نے اس کو مارا ہے۔یہودیوں نے کہا: قسم اللہ کی ہم نے اس کو نہیں مارا۔پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا، پھر سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہ اور ان کا بھائی حویصہ رضی اللہ عنہ جو اس سے بڑا تھا اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ تینوں آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس، محیصہ رضی اللہ عنہ نے بات کرنا چاہی وہی خیبر کو گیا تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا محیصہ رضی اللہ عنہ سے ”بڑے کی بڑائی کر اور بڑے کو کہنے دے۔“ پھر حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی...(صحیح مسلم 1669)

...ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُوَ (مُحَيِّصَةُ) وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ، فَصَمَتَ فَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا...

پھر آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ (محیصہ) اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل۔عبدالرحمٰن سب سے چھوٹے تھے انہوں نے چاہا بات کرنا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو سن میں بڑا ہے اس کی بڑائی کر۔“ (یعنی اس کو بات کرنے دے حالانکہ

عبدالرحمٰن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور محیصہ اور حویصہ چچا کے بیٹے تھے پر یہاں دعویٰ سے غرض نہ تھی صرف واقعات سننے تھے۔)عبدالرحمٰن چپ ہو رہا اور حویصہ اور محیصہ نے باتیں کیں،عبدالرحمٰن بھی ان کے ساتھ بولا...(صحیح مسلم1669)

محفل میں جب بڑے لوگ خاموش ہوں تو ادب کا تقاضہ ہے کہ چھوٹے بھی خاموش رہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:" أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:" هِيَ النَّخْلَةُ" فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، قَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا؟ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس درخت کا نام بتاؤ، جس کی مثال مسلمان کی سی ہے۔وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑا کرتے۔میرے دل میں آیا کہ کہہ دوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے کہنا پسند نہیں کیا۔کیونکہ مجلس میں حضرات ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما جیسے اکابر بھی موجود تھے۔پھر جب ان دونوں بزرگوں نے کچھ نہیں کہا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں آیا کہ کہہ دوں یہ کھجور کا درخت ہے، انہوں نے کہا پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا میرے لیے اتنا مال اور اسباب ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (میں نے عرض کیا) صرف اس وجہ سے میں نے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے بزرگ کو خاموش دیکھا تو میں نے آپ بزرگوں کے سامنے بات کرنا برا جانا۔(صحیح البخاری6144)

کوئی چیز دینا ہو تو پہلے عمر میں بڑے شخص کو دیا جائے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: " أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ."

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اس وقت دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک ان میں بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دے، میں نے بڑے کو دے دی۔“(صحیح مسلم2271)

"امرني جبريل ان اقدم الاكابر". سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبرائیل نے مجھے حکم دیا کہ میں بڑوں کو مقدم کیا کروں۔''(سلسلہ صحیحہ 1555)

بڑوں میں خیر و برکت ہے

عن بن عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قال "البركة مع أكابركم". ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ برکت بڑے بزرگوں کے ساتھ ہے۔(صحیح ابن حبان 559)

کمزوروں کے سبب اللہ کی مدد آتی ہے

عن أبي الدَّرْدَاءِ قال سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:" ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ". ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے لیے ضعیف اور کمزور لوگوں کو ڈھونڈو، کیونکہ تم اپنے کمزوروں کی وجہ سے رزق دیئے جاتے اور مدد کئے جاتے ہو''۔(ابوداود 2594)

جو اپنے سے بڑوں کا ادب واحترام کرتا ہے تو بڑھاپے میں اسے اس کا بدلہ ملتا ہے

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (۶۰) احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے (سورہ الرحمن 60)

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ ...پھر آخر برا کرنے والوں کا بہت ہی برا انجام ہوا۔(سورہ الروم 10)

كَمَا تَدِينُ تُدَانُ یعنی جیسا کروگے ویسا بھروگے۔

يحي بن سعيد المدني: "بلغنا أن من أهان ذا شيبة لم يمت حتى يبعث الله عليه من يهينه شيبه اذا شاب". تابعی یحییٰ بن سعید مدنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو کسی بزرگ، عمر رسیدہ شخص کی توہین کرتا ہے تو اس کے مرنے سے پہلے اللہ تعالی ایسے شخص سے اس کا واسطہ ضرور کراتے ہیں جو اس کے بڑھاپے میں اس کی توہین کرتا ہے۔ (العمر والشيب لابن أبي الدنيا 1343)

الغرض اسلام میں عمر رسیدہ افراد کی عزت و تکریم کرنا ضروری قرار دیا ہے بلکہ اسے اللہ تعالی کی تعظیم اور رسول اللہ ﷺ کے اسوہ میں شمار کیا ہے۔ اور جب یہ بزرگ اور عمر رسیدہ شخص اگر مسلمان ہے تو اس کے حقوق مزید بڑھ جائیں گے اسی طرح اگر وہ رشتہ دار ہے یا والدین میں سے کوئی ہے تو مزید حقوق عائد ہوں گے نیز پڑوسی ہو تو حق جوار کے ساتھ عمر رسیدہ افراد کے حقوق اسے دینے ہوں گے۔

اللہ ہمیں اپنے بزرگوں کا ادب واحترام کرنے اور ان کی تعظیم و تکریم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین